[1999] سپریم کورٹ رپوٹس 1.S.C.R

از عدالت عظمی

جناب فرانسس بی مارٹنز اور دیگر

بنام

میسرز میفایڈا ماریہ ٹیریسا روڈریگز

24 اگست 1999

[ایس سا گر احمد اور آر پی سیٹھی، جسٹسز]

کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986 – دفعہ
11 – کے تحت شکایت – لمیٹیشن ایکٹ، لمیٹیشن ایکٹ، 1963 توضیعات کا اطلاق – آرٹیکل 54

اپیل کنندگان ایک اپارٹمنٹ کے پروموٹر/ ڈویلپر تھے۔ مدعا علیہ نے اپیل کنندہ سے اس کی نابالغ بیٹی کے نام پر 21,00,000 روپے کی کل رقم پر ایک فلیٹ خریدا۔ فلیٹ کا قبضہ ستمبر 1985 میں پوری رقم کی ادائیگی پر مدعا علیہ کو پہنچایا گیا تھا۔ تاہم، اپیل کنندگان مدعا علیہ کے حق میں کوئی بیع نامہ دینے میں ناکام رہے۔ 30.8.1991 کے ایک نوٹس کے ذریعے، اپیل کنندگان نے مدعا علیہ سے 20,000 روپے ادا کرنے کا مطالبہ کیا۔ 15 دنوں کے اندر جس میں ناکام ہونے پر اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ وہ بقایا رقم پر سود وصول کریں گے۔

بیع نامہ پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے مدعا علیہ نے 19.6.1992 پر کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ توضیعات کے تحت شکایت درج کرائی۔ شکایت کو ضلع فورم نے حد بندی کی بنیاد پر مسترد کر دیا تھا۔

مدعا علیہ نے ایک اپیل دائر کی جس کی اجازت ریاستی کمیشن نے دی اور معاملہ واپس ڈسٹرکٹ فورم کو بھیج دیا گیا جس میں مدعا علیہ کو اپنی شکایت میں ترمیم کرنے کی اجازت دی گئی۔

ضلع فورم نے ایک بار پھر حد کی بنیاد پر شکایت کو مسترد کر دیا۔ ضلع فورم کے حکم کے خلاف مدعا علیہ کی طرف سے دائر اپیل کی اجازت ریاستی کمیشن نے دی تھی اور اپیل گزاروں کو اپیل گزاروں اور مدعا علیہ کے درمیان قرارداد کی مخصوص کارکردگی کے لیے ہدایت کی گئی تھی۔ اپیل گزاروں کی طرف سے قومی کمیشن کے سامنے دائر کردہ نظر ثانی کو مسترد کر دیا گیا۔ لہذا اپیل گزاروں نے موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد 1:1. 18 جون 1993 کو W.E.F میں کی گئی ترمیم کے دفعہ A 24 کے اندراج سے پہلے کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ میں حد کی کوئی مدت متعین نہیں کی گئی تھی۔ حد بندی ایکٹ، 1963 کی دفعات کو کنزیومر پروٹیکشن کے تحت ہونے والی کارروائیوں پر خاص طور پر لاگو نہیں کیا گیا ہے۔ ایکٹ [687-G؛688 -A]

1.2۔ جب مقننہ نے اپنی دانشمندی سے سوچا کہ صارفین کے تحفظ کے قانون کے تحت کارروائی کے لیے حد کی مدت مقرر نہ کرنا مناسب ہے، تو عدالتیں مضمرات کے ذریعے توضیعات اطلاق نہیں کر سکتیں۔ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ میں دفعہ 24اے کا اضافہ مقننہ کے ذہن کی عکاسی کرتا ہے کہ اس نے ابتدائی طور پر کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ کے تحت شکایات درج کرنے کے لیے کوئی حد مقرر کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ [688-C؛G]

نیو انڈیا ایشورینس کمپنی لمیٹڈ بنام شری بی این سینانی، جے ٹی (1997) 6 ایس سی 211، ممتاز۔

2.1۔ یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے بھی کہ حد بندی قانون توضیعات لاگو ہیں، مدعا علیہ شکایت کنندہ کے ذریعے پیش کردہ دعوے کو وقت کے ساتھ روک نہیں دیا گیا تھا۔ [689- ایف]

2.2۔ کسی بھی وقت اپیل کنندگان نے جواب دہندہ کے حق میں بیع نامہ کو انجام دینے کی اپنی ذمہ داری سے انکار کیا۔ فریقین کی طرف سے معاہدے کی مخصوص کارکردگی کے لیے کوئی مدت متعین نہیں کی گئی تھی۔ جواب دہندہ — شکایت کنندہ، بدترین طور پر، 30 اگست 1991 (جب اپیل کنندہ کی طرف سے جواب دہندہ کو نوٹس بھیجا گیا تھا) کو یہ فرض کر سکتا تھا کہ اپیل کنندگان فریقین کے درمیان معاہدے کی مخصوص کارکردگی میں دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر اس تاریخ سے مدت کی گنتی کی جائے، تو حد بندی ایکٹ کے شیڈول کے آرٹیکل 54 کے مطابق شکایت وقت کے اندر اندر درج کی گئی تھی۔ [689-G؛690 -C]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1995: کی دیوانی اپیل نمبر 7593۔

1994 کے آر پی نمبر 441 میں نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل کمیشن، نئی دہلی کے مورخہ 17.2.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے بی سنہا، بھوانی شنکر بنام گڈنیس اور ایچ اے رائچورا

جواب دہندہ کے لیے اجیت پڈوسری

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا تھا

سیٹھی، جسٹس۔ اپیل کنندگان، پرپیچوئل اپارٹمنٹس کے پروموٹروں/ ڈویلپرز نے مدعا علیہ کی نابالغ بیٹی کے نام پر ایک فلیٹ فروخت

کرنے پر اتفاق کیا۔ فریقین کے درمیان قرارداد کے مطابق، فلیٹ کی قیمت 21,00,000 روپے ہونے کی وجہ سے ستمبر 1985 کو یا اس سے پہلے ادا کی جانی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ فلیٹ کا قبضہ ستمبر 1985 میں مدعا علیہ کو پوری متفقہ رقم کی ادائیگی پر پہنچایا گیا تھا۔ مختلف درخواستوں کے باوجود، اپیل کنندہ نے جھوٹے بہانوں پر بیع نامہ نہیں کیا۔ بیع نامہ کی عدم موجودگی میں، مدعا علیہ شکایت کنندہ مؤثر طریقے سے اس جائیداد سے لطف اندوز نہیں ہو سکا جس کے لیے کہا جاتا ہے کہ اس نے قیمت ادا کی ہے۔ یہ پیش کیا گیا کہ چونکہ فلیٹ کی تعمیر غیر معیاری تھی، اس لیے مدعا علیہ شکایت کنندہ کو فوری مرمت کے لیے 26000 روپے کا خرچ اٹھانا پڑا۔ 19.6.1992 پر دائر کی گئی اس کی درخواست کو کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل فورم، گوا (جسے اس کے بعد "ضلع فورم" کہا جاتا ہے) نے 19.10.1992 کے حکم کے ذریعے حد بندی کی بنیاد پر مسترد کر دیا تھا۔ مدعا علیہ کی طرف سے پیش کردہ اپیل کو گوا اسٹیٹ کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل کمیشن نے قبول کر لیا۔ (اس کے بعد "ریاستی کمیشن" کے طور پر حوالہ دیا گیا اور یہ معاملہ ضلع فورم کو بھیج دیا گیا جس میں مدعا علیہ کو اپنی شکایت میں ترمیم کرنے کی اجازت دی گئی۔ ڈسٹرکٹ فورم نے ایک بار پھر 31 مارچ 1993 کے اپنے حکم نامے کے ذریعے شکایت کو وقت کی پابندی کے طور پر مسترد کر دیا۔ مدعا علیہ نے ایک اپیل دائر کی جس کی اجازت ریاستی کمیشن نے اپیل گزاروں کو قرارداد کی مخصوص کارکردگی کے لیے ہدایت کے ساتھ دی۔ اپیل گزاروں کی طرف سے نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹ ریڈریسل کمیشن، نئی دہلی (جسے اس کے بعد "نیشنل کمیشن" کہا جاتا ہے) کے سامنے دائر کردہ نظر ثانی کو 31.1.1994 کے متنازعہ حکم نامے کے ذریعے مسترد کر دیا گیا۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے زور دے کر دلیل دی ہے کہ چونکہ مدعا علیہ کی طرف سے دائر شکایت کو وقت کے ساتھ روک دیا گیا تھا، اس لیے ریاستی کمیشن ان ہدایات کو جاری کرنے میں جائز نہیں تھا جن کی تصدیق قومی کمیشن نے کی تھی۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ میں دفعہ 24اے کے اندراج سے پہلے (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا گیا ہے)، دعوے کو ترجیح دینے کے لیے حد کی مدت ایسی مدت تھی جو حد بندی ایکٹ کے تحت مقرر کی گئی ہے اور جیسا کہ اس کے مطابق مدعا علیہ کی طرف سے شکایت سات سال بعد دائر کی گئی تھی، وہی برخاستگی کے لائق تھی۔

دلیل، اگرچہ اس کے چہرے پر پرکشش ہے، لیکن جب اس کی گہرائی سے جانچ پڑتال کی جائے تو اس میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔ مانا جاتا ہے کہ 18 جون 1993 سے کی گئی ترمیم کے ذریعے دفعہ 24اے کو شامل کرنے سے پہلے ایکٹ میں حد بندی کی کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی تھی۔ ایکٹ کے دفعہ 24اے میں پہلی بار یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ فورم، ریاستی کمیشن یا قومی کمیشن اس وقت تک شکایت قبول نہیں کرے گا جب تک کہ وہ بنا نالش پیدا ہونے کی تاریخ سے دو سال کے اندر دائر نہ کی گئی ہو۔ دفعہ 24اے کی ذیلی دفعہ (2) کمیشن کو قانونی مدت کے اندر شکایت درج نہ کرنے کی معقول وجہ کے وجود پر حد کی مدت کے بعد بھی تاخیر کو معاف کرنے کی وجوہات درج کر کے شکایت پر غور کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ ہمارے سامنے یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ لمیٹیشن ایکٹ 1963 توضیعات کو ایکٹ کے تحت کارروائی پر خاص طور پر لاگو نہیں کیا گیا ہے۔ حد بندی قانون کسی حق کو ختم نہیں کرتا بلکہ صرف مقررہ مدت کی حد کے بعد علاج کو روکتا ہے۔ حد بندی قانون کے دفعہ 2 (جے) میں "حد بندی" کی مدت کی وضاحت کی گئی ہے جس کا مطلب حد بندی قانون سے منسلک گوشوارہ کے ذریعے کسی بھی مقدمے، اپیل یا درخواست کے لیے مقرر کردہ حد بندی کی مدت ہے اور "مقررہ مدت" کا مطلب قانون توضیعات کے مطابق شمار کی گئی حد بندی کی مدت ہے۔ اپیل گزاروں کا معاملہ یہ نہیں ہے کہ مدعا علیہ کی طرف سے دائر کی گئی شکایت یا تو مقدمہ یا اپیل یا حد بندی قانون توضیعات کے معنی میں درخواست تھی۔ جب مقننہ نے اپنی دانشمندی سے یہ سوچا کہ ایکٹ کے

تحت کارروائی کے لیے حد کی مدت مقرر نہ کرنا مناسب ہے، تو عدالتیں مضمرات کے ذریعے دفعات کا اطلاق نہیں کر سکتیں۔ یہ بات ذہن میں رکھنی ہوگی کہ یہ قانون صارفین کے مفادات کے بہتر تحفظ اور صارفین کے تنازعات اور اس سے متعلق معاملات کے بندوبست کے لیے کنزیومر کونسلوں اور دیگر حکام کے قیام کی فراہمی کے لیے بنایا گیا تھا۔ یہ قانون صارفین کے حقوق کو فروغ دینے اور ان کے تحفظ کے لیے نافذ کیا گیا ہے جیسے :

"(a) جان و مال کے لیے خطرناک اشیا کی مارکیٹنگ سے تحفظ کا حق؛

(b) صارفین کو غیر منصفانہ تجارتی طریقوں سے بچانے کے لیے سامان کے معیار، مقدار، طاقت، پاکیزگی، معیار اور قیمت کے بارے میں آگاہ ہونے کا حق۔

(c) جہاں بھی ممکن ہو، مسابقتی قیمتوں پر سامان کے اختیار تک رسائی کا یقین دلانے کا حق۔

(d) سماعت کا حق اور اس بات کی یقین دہانی کا حق کہ مناسب فورمز پر صارفین کے مفاد پر مناسب غور کیا جائے گا۔

(e) غیر منصفانہ تجارتی طریقوں یا صارفین کے غیر اخلاقی استحصال کے خلاف ازالہ حاصل کرنے کا حق؛ اور

(f) صارفین کی تعلیم کا حق۔

ایکٹ میں دفعہ 24اے کا اضافہ مقننہ کے ذہن کی عکاسی کرتا ہے کہ انہوں نے ابتدائی طور پر ایکٹ کے تحت شکایات درج کرنے کے لیے کسی حد کی مدت مقرر کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔

نیو انڈیا ایشورینس کمپنی لمیٹڈ بنام شری بی این سینانی، جے ٹی (1997) 6ایس سی 211 پر اپیل گزاروں کے لیے علمی وکیل کا انحصار بھی غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس معاملے میں اس عدالت نے صرف حد بندی قانون توضیعات کو لاگو کرنے کے کنزیومر کمیشن کے عمل کا حوالہ دیا تھا۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اس عدالت نے ایکٹ کے تحت شکایات پر لمٹیشن ایکٹ کے اطلاق کو منظوری نہیں دی لیکن کیس کے حالات میں یہ پایا گیا کہ ایکٹ کے تحت ترجیحی طور پر اسی طرح کی راحت سے متعلق مقدمے کے لیے مقرر کردہ مدت کے اطلاق کے مفروضے پر بھی، دعوے کو حد سے روک دیا گیا تھا۔ اس عدالت نے فیصلہ دیا :

" 18 جون 1993 سے ایکٹ میں دفعہ 24اے کو شامل کرنے سے پہلے ایکٹ میں شکایت درج کرنے کے لیے کوئی حد مقرر نہیں کی گئی تھی۔ تاہم، یہ متدعویہ نہیں تھا کہ اس سے پہلے صارفین کے کمیشن یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا شکایت کو حد سے روک دیا گیا تھا یا نہیں، حد بندی ایکٹ 1963 کا اطلاق کر رہے تھے۔ چونکہ اس وقت جب موجودہ معاملے میں شکایت درج کی گئی تھی، دفعہ 24اے موجود نہیں تھی، اس لیے ہم حد بندی قانون توضیعات سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ گوشوارہ ٹو دی لمیٹیشن ایکٹ کا آرٹیکل 44، متعلقہ حصے میں

درج ذیل ہے :

دعویٰ کی تفصیل	حد بندی کی مدت	وہ وقت جس سے مخلوقات کو چلنا ہے۔
44(b) مالیاتی پالیسی پر جب بیمہ کنندگان کو نقصان کا ثبوت دینے یا وصول کرنے کے بعد بیمہ کی رقم قابل ادائیگی ہوتی ہے۔	تین سال	وقوعہ کی تاریخ جس سے نقصان ہوا یا جہاں پالیسی کے دعوے کو جزوی یا مکمل طور پر مسترد کر دیا گیا ہے اس طرح کے انکار کی تاریخ"

تاہم، ہم واضح ہیں کہ اس کی ترمیم سے پہلے، ایکٹ نے صارفین کی طرف سے شکایات درج کرنے کے لیے کوئی حد مقرر نہیں کی تھی۔

یہ فرض کرتے ہوئے، لیکن یہ ٹھہرائے بغیر کہ حد بندی قانون توضیعات لاگو تھیں، ہماری رائے ہے کہ اپیل گزار اس بات پر زور دینے میں جائز نہیں ہیں کہ مدعا علیہ شکایت کنندہ کے ذریعے پیش کردہ دعوے کو وقت کے ساتھ روک دیا گیا تھا۔ یہ سچ ہے کہ قرارداد 1983 میں کہیں انجام دیا گیا تھا اور 1985 میں مدعا علیہ شکایت کنندہ کو احاطے کا قبضہ پہنچایا گیا تھا۔ یہ بھی واضح ہے کہ کسی بھی وقت اپیل گزاروں نے مدعا علیہ کے حق میں بیع نامہ پر عمل درآمد کرنے کی اپنی ذمہ داری سے انکار نہیں کیا۔ فریقین کی طرف سے قرارداد کی مخصوص کارکردگی کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی تھی۔ ایکٹ کے تحت حکام کے سامنے پیش کردہ ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ 30 اگست 1991 تک مدعا علیہ کو فلیٹ کا قانونی قبضہ پہنچانے کی ذمہ داری تسلیم کر رہا تھا۔ 30 اگست 1991 کو اپیل گزاروں کی طرف سے اپنے وکیل کے بذریعے مدعا علیہ کو بھیجے گئے نوٹس کے بذریعے اعتراف کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ نے 200000 روپے کی رقم ادا کی تھی اور وہ 20000 روپے کی مزید رقم ادا کرنے کا ذمہ دار تھا جس پر مدعا علیہ–شکایت کنندہ نے متدعویہ کیا۔ مستغیث کو مطلع کیا گیا :

"لہذا آپ کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ آپ تاریخ سے 15 دنوں کے اندر 20,000 روپے کی مذکورہ بقایا رقم ادا کریں اور فلیٹ کا قانونی قبضہ حاصل کریں جس میں ناکام ہونے پر ہمارا مؤکل آپ سے آخری ادائیگی کی تاریخ سے 18 فیصد سالانہ کی شرح سے واجب الادا بقایا رقم پر سود وصول کرنے کے لیے آزاد ہوگا۔

مدعا علیہ–شکایت کنندہ، بدترین طور پر، 30 اگست 1991 کو یہ فرض کر سکتا ہے کہ اپیل کنندگان فریقین کے درمیان معاہدے کی مخصوص کارکردگی میں دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر اس تاریخ سے مدت کا حساب لگایا جاتا ہے، تو شکایت گوشوارہ ٹو دی لمیٹیشن ایکٹ کے آرٹیکل 54 کے قیود سے وقت کے اندر اچھی طرح سے دائر کی گئی تھی۔

اپیل گزاروں کے جمع کرانے میں کوئی بنیاد نہیں ہے کہ چونکہ مدعا علیہ نے مبینہ طور پر پوری رقم ادا نہیں کی تھی، اس لیے وہ ریاستی کمیشن کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کی حقدار نہیں تھی۔ مدعا علیہ نے اپنی شکایت کے پیراگراف 5 میں واضح طور پر کہا تھا کہ ادائیگی کی رقم ادا کی گئی تھی جس کی اپیل گزاروں نے تردید نہیں کی تھی۔ انہوں نے صرف اتنا کہا تھا کہ اس سے 20000 روپے کی رقم اب بھی وصول کی جا سکتی ہے جس کے حوالے سے اس نے فلیٹ کی مرمت کے معاوضے کے دعوے کو ترجیح دی تھی کیونکہ یہ غیر معیاری مواد سے تعمیر کیا گیا

تھا۔ ریاستی کمیشن کے ذریعے اخذ کردہ حقائق کے نتائج میں کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ قومی کمیشن کو یہ کہتے ہوئے بھی جائز قرار دیا گیا کہ ریاستی کمیشن کے حکم میں دائرہ اختیار سے متعلق دائرہ اختیار یا مادی بے ضابطگیوں کی کوئی غلطی نہیں تھی جس میں کسی مداخلت کی ضرورت ہو۔

لہذا، اس اپیل میں کوئی میرٹ نہیں ہے جو اس کے مطابق مسترد کی جاتی ہے لیکن حالات کے تحت اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر۔

بی کے ایم

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this document